سوال

(127) آمین بالجہر امام وماموم ومنفرد کےلیے صلوۃ جہر

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

آمین بالجہر امام وماموم ومنفرد کےلیے صلوۃ جہریہ میں کہنا احادیث صحیحہ مرفوعہ غیر منسوخہ سے ثابت ہے یا نہیں۔ اوراس کاکیا حکم ہے؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

آمین بالجہر کہنا حضرت نبی ﷺ سے ثابت ہوا ہے جیسا کہ حضرت ابوہریرۃؓ سے روایت ہے کہ ''رسول اللہ ﷺ جب قرأت فاتحہ سے فارغ ہوتے تو بلند آواز سے آمین کہتے۔'' وائل بن حجر کہتے ہیں کہ ''رسول اللہ ﷺ نے غیر المغضوب علیھم ولاالضالین پڑھا تومیں نے خودسنا کہ آپ نے بلند آواز سے آمین کہی۔''

پس ان دونوں حدیثوں سے آمین بالجہر کہنا امام کاثابت ہوا، لیکن منفرد پس حکم منفرد اور امام کا ہر چیز میں واحد ہے جیسا کہ احادیث صحیحہ مرفوعہ سے ثابت ہے، پس جب کہ ثابت ہوا واسطے امام کے ثابت ہوا واسطے منفرد کے باقی رہا حکم مقتدی کا، پس لکھتا ہوں میں کہ مقتدی کا بھی آمین پکار کے کہنا حدیث مرفوع سے مستنبط ہے، اس واسطے کہ روایت ہے ابن عباس ہے۔ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ماحسد تکم الیھود علی شیٔ ماحسد تکم علی آمین فاکثروا من قول امین رواہ ابن ماجہ یعنی فرمایا حضرت نے کہ نہیں حسد کیا یہود نے تم لوگوں کے ساتھ کسی فعل کے کرنے سے، جسقدر کہ حسد کرتے ہیں تم لوگوں کے آمین کہنے سے، پس بہت کثرت کرو آمین کہنے کی اور ظاہر ہے کہ جب تک آمین بالجہر کہی نہ جائے اور کانوں تک یہود کے آواز اس کی نہ پہنچے، جب تک صورت حسد کی نہیں ہوسکتی اور امام بخاری نے باب جہر الماموم بالتابین میں روایت کی ہے۔

حضرت ابوہریرۃؓ کہتے ہیں کہ ''رسولاللہ ﷺ نے فرمایا جب امام غیر المغضوب علیھم ولاالضالین کہے توتم آمین کہو جس کی آمین فرشتوں کی آمین سے متحد ہوجائے گی، اس کے پہلے گناہ بخش دیئے جائیں گے۔''

پس لفظ قولوا سے جہر قول بالتامین مراد ہے اور مؤید اس کے ہے عمل حضرت ابوہریرۃؓ کا کہ روایت کیا اس کو شیخ بدرالدین عینی کے کتاب عمدۃ القاری شرح صحیح بخاری میں بیہقی سے: ''حضرت ابوہریرۃؓ مروان کے مؤذن تھے آپ نے اس سے شرط کرلی تھی کہ مروان اس وقت تک ولاالضالین نہ پڑھے گا جب تک کہ ابرہریرۃؓ صف میں شامل نہ ہوں گے۔ جب مروان والاالضالین کہتا تو حصرت ابوہریرۃؓ بلند آواز سے آمین کہتے اور فرماتے جب زمین والوں کی آمین آسمان والوں کی آمین سے مل جاتی ہے توان کو بخش دیا جاتا ہے۔''

امام ترمذی کہتے ہیں: ''وائل بن حجرؓ کی حدیث حسن ہے، بہت سے اہل علم صحابہ تابعین اور بعد کے لوگوں کا یہی ارشاد تھا کہ آدمی بلند آواز سے آمین کہے، آہستہ نہ کہے، امام شافعی، احمد بن حنبل اوراسحاق وغیرہ کا یہی مذہب ہے۔'' (سید محمد نذیر حسین)